جناب قیوم نظامی
معروف کالم نگار، سابق وفاقی وزیر

مشاہیر کے خطوط مولانا سمیع الحق کے نام

افراد ہی تاریخ کو تخلیق کرتے ہیں، تاریخ نسل در نسل منتقل ہوتی ہے، نئی نسل ماضی کے تجربات و مشاہدات کی روشنی میں اپنے حال اور مستقبل کی صورت گری کرتی ہے۔ پاکستان کی تاریخ 65 سالوں میں مشتمل ہے۔ افسوس ہم اپنی تاریخ کا ریکارڈ محفوظ رکھنے میں ناکام رہے ہیں۔ 1946ء میں بانی پاکستان قائداعظم نے تحریک پاکستان کے مفکر اور مصور علامہ محمد اقبال کے خطوط شائع کرنے کا فیصلہ کیا جو علامہ نے قائد کے نام تحریر کئے تھے اور جو قائد کی لائبریری میں محفوظ تھے۔ اس موقع پر قائداعظم کی خواہش تھی کہ علامہ اقبال کے خطوط کے ساتھ قائداعظم کے علامہ کے نام خطوط بھی شائع کئے جائیں مگر وہ یہ جان کر حیران رہ گئے کہ انکے خطوط علامہ اقبال کے ریکارڈ میں موجود نہ تھے۔ اس طرح قائداعظم نے گورنر جنرل پاکستان کی حیثیت میں سینکڑوں فائلوں پر احکامات اور نوٹ لکھے ان کا ریکارڈ بھی کسی سرکاری یا نجی ادارے میں موجود نہیں ہے، شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق خراج تحسین کے مستحق ہیں کہ انہوں نے اپنے دور کے مشاہیر کے پانچ ہزار خطوط سات جلدوں میں شائع کر کے انہیں محفوظ کر دیا ہے، ان کی اس گراں قدر کاوش سے ایک عہد کی تاریخ کا سیاسی، مذہبی، ادبی اور سماجی ورثہ نئی نسلوں کو منتقل ہو گیا ہے۔ موجودہ زمانے کی شاید ہی کوئی ایسی معروف شخصیت ہو جس نے مولانا سمیع الحق صاحب کے نام خط نہ لکھا ہو۔ غالب نے کہا تھا:

خط لکھیں گے گرچہ مطلب کچھ نہ ہو ہم تو عاشق ہیں تمہارے نام کے

مشاہیر کے خطوط سے اندازہ ہوتا کہ مولانا سمیع الحق پاکستان کی مقبول شخصیت ہیں، انہوں نے نہ صرف مختلف فرقوں کے مذہبی رہنماؤں بلکہ سیاستدانوں، صحافیوں، دانشوروں، ادیبوں اور شاعروں کو متاثر کیا جن کے بامعنی اور بامقصد خطوط ''مشاہیر کے خطوط'' میں شامل ہیں۔ مولانا سمیع الحق صاحب ایک منظم اور ہمہ جہت شخصیت ہیں انہوں نے پانچ ہزار خطوط کو سنبھال کر رکھا اور کسی تعصب اور امتیاز کے بغیر ان کو مرتب کر کے شائع بھی کر دیا۔ ان خطوط کو مرتب کرنا اور انہیں سات جلدوں میں شائع کرنا کوئی آسان کام نہیں تھا۔ مولانا راشد الحق حقانی، مولانا محمد عاصم مخدوم اور مولانا محمد اسرار ابن مدنی میرے غریب خانے پر تشریف لائے اور کتاب کی تقریب رونمائی کا دعوت نامہ اور سات جلدوں کا سیٹ گفٹ کے طور پر دیا۔ مشاہیر کے خطوط کا طائرانہ جائزہ لینے سے یہ حقیقت منکشف ہوئی کہ مولانا کی کتب مواد اور موضوعات کے لحاظ سے بھی منفرد ہیں جس میں جہاد افغانستان، ختم نبوت، مذہبی کانفرنسیں، سیاسی و مذہبی تحریکیں، شرعی و قانونی مسائل،

1973ء کے آئین میں علماء کا کردار، مولانا مودودی کا فکر اور فلسفہ، عورت کی حکمرانی اور دیگر سیاسی و مذہبی مسائل کے بارے میں علمی اور فکری نوعیت کی بحثیں اور تفاصیل موجود ہیں، ایک جلد میں محترمہ بے نظیر بھٹو شہید سے ایک ملاقات کا احوال بھی شامل کیا گیا ہے: البتہ سات جلدوں میں عورتوں کے خطوط شامل نہیں ہیں حالانکہ پاکستان میں عورتوں کی آبادی مردوں سے زیادہ ہے۔ اگر مولانا سمیع الحق مشاہیر کے نام اپنے خطوط بھی شائع کرنے کا کارنامہ سرانجام دے سکیں تو سیاسی اور مذہبی تاریخ کی مکمل تصویر قارئین کے سامنے آسکے گی۔ ڈاکٹر حمید اللہ نے مولانا کے نام اپنے ایک خط میں تحریر کیا ہے ''آدمی قرآن اور حدیث جیسی بنیادی چیزوں کے پڑھنے بلکہ سمجھنے سے بھی آدمی نہیں بنتا بلکہ ان پر عمل کرنے سے بنتا ہے''

مفکر اسلام علامہ اقبال نے کہا تھا:

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت سے نوری ہے نہ ناری ہے

جب تک قول و فعل کا تضاد دور نہیں ہوتا مسلمان عالمی اور علاقائی بحرانوں سے باہر نہیں نکل سکتے۔ ہمارا قومی المیہ یہ بھی ہے کہ ہم زندہ قومی شخصیتوں کی خدمات کا اعتراف ان کی زندگی میں نہیں کرتے بلکہ اکثر کے ساتھ کچھ اس قسم کا سلوک کیا جاتا ہے۔

عمر بھر سنگ زنی کرتے رہے اہل وطن
یہ الگ بات کہ دفنائیں گے اعزاز کے ساتھ

گزشتہ ماہ محترم مجید نظامی صاحب کی اسلام پاکستان اور جمہوریت کے لئے بے مثال قومی خدمات کا اعتراف شاندار اور یادگار تقریب منعقد کر کے کیا گیا۔ مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے پچاس سے زائد شخصیات نے ان کو نذرانہ عقیدت پیش کیا۔ جناب مجید نظامی صاحب کے اعزاز میں ''اعتراف خدمت'' کی تقریب منعقد کرنے والے خراج تحسین کے مستحق ہیں کہ انہوں نے ایک قومی شخصیت کی قومی خدمات کا اعتراف ان کی زندگی میں ہی کیا۔ مولانا سمیع الحق کے اعزاز میں تقریب کا انعقاد بھی اعتراف خدمت کے لئے ہی تھا مولانا نے پاکستان کی سیاسی اور مذہبی تاریخ میں بلاشبہ ایک فعال اور تحرک کردار ادا کیا ہے۔ مشاہیر کے خطوط اس حقیقت کا ثبوت ہیں۔ اس تقریب کی صدارت جماعت اسلامی کے امیر جناب منور حسن نے کی۔ مشاہیر کے خطوط کے بارے میں اظہار خیال کرنے والوں میں مجاہد پاکستان حافظ محمد سعید، مولانا حافظ فضل الرحیم اشرفی، مولانا عبدالرؤف فاروقی، ڈاکٹر اجمل نیازی، ڈاکٹر ظہور احمد اظہر سینئر صحافی عطاء الرحمٰن، مولانا زاہد الراشدی اور راقم شامل تھے۔ مشاہیر کے خطوط مورخین اور محققین کے لئے بہترین رہنما اور معاون ثابت ہوں گے۔ ان خطوط کی اشاعت پر مولانا سمیع الحق صاحب مبارکباد کے مستحق ہیں۔